# 60008-فوتگی کا اعلان اوراس کے احکام

## سوال

حرام کردہ فوتگی کے اعلان میں سے جائز کونسا اعلان ہے ؟

اور کیا مسجد میں کسی شخص کی موت کا اعلان کرنا حرام ہے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

نعی کی تعریف :

النعی کا اطلاق بلند آواز سے فوتگی
کی اطلاع دینے پر ہوتا ہے، اور بعض اوقات میت کے مناقب اوراوصاف پر بھی اس کا
اطلاق ہوتا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

ان کے ہاں نعی ( فوتگی کا اعلان ) یہ
تھی کہ لوگوں میں کسی شخص کی فوتگی کا اعلان کرنا تاکہ لوگ اس کی جنازے میں شرکت
کرسکیں.

دیکھیں : جامع ترمذی صفحہ نمبر (239
).

اور ابن اثیر رحمہ اللہ تعالی النہایۃ
میں کہتے ہیں :

نعی المیت یہ ہے کہ جب اس کی فوتگی
کا اعلان کیا جائے، اوراس کی خبر دی جائے، اور میت کی خوبیاں بیان کی جائیں.

دیکھیں : النہایۃ لابن اثیر (85/5
).

اور القلیوبی اپنے حاشیہ میں کہتے
ہیں :

یہ کسی شخص کی موت کا اعلان، اور اس
کے مفاخر و صفات اور آثار ذکر کرنا ہیں.

دیکھیں : حاشیۃ القلیوبی (345/1).

دوم :

النعی کی اقسام :

النعی میت کی موت کی خبر دینا ہے، یا
تو صرف خالی اعلان ہی ہے، یا پھر بلند آواز کے ساتھ اس کی خوبیاں وغیرہ ذکر کرتے ہوئے
فوتگی کا اعلان کرنا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی قسمیں بھی ہیں :

صرف موت کی خبر دینے کے بارہ میں
حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، اور حنابلہ میں سے جمہور اہل علم وغیرہ بغیر کسی اعلان کے
موت کی خبر دینے کے جواز کے قائل ہیں، تا کہ میت کا نماز جنازہ ادا کیا جا سکے.

دیکھیں : فتح القدیر (127/2) حاشیۃ
الدسوقی (24/1) نھایۃ المحتاج (20/3) الاقناع (331/1) تحفۃ الاحوذی (4
/61) السیل الجرار (339/1).

بلکہ علماء کرام کی ایک جماعت تو اس
کے استحباب کی قائل ہے :

دیکھیں : البنایۃ شرح الھدایۃ (3/
267) الخرشی علی مختصر خلیل (139/2) الاذکار للنووی صفحہ نمبر (226).

اور انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح
مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کا اعلان اسی دن کیا جس
دن اس کی موت ہوئی تھی، اور وہ انہیں لے کر جنازگاہ میں گئے اور صفیں بنا کر اس کے
جنازہ پر چار تکبیریں کہیں.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1333) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1580)

اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے :

ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حبشہ والے نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن وہ فوت ہوا، اور فرمایا :

" اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1328).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی
شرح میں کہتے ہیں :

اس حدیث میں فوتگی کی خبر دینے کا
استحباب ہے، لیکن یہ اس طریقہ پر نہیں جو جاہلیت میں تھا، بلکہ صرف اس کی نماز جنازہ
کی ادائیگی اور اس کا حق ادا کرنے کے لیے، اور جس نعی کی نہی وارد ہوئی ہے اس سے یہ
مراد نہیں، بلکہ اس سے دور جاہلیت میں فوتگی کے اعلان کا طریقہ ہے، جو مفاخرہ
وغیرہ پر مشتمل تھا. انتہی

اور انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے بھی
استدلال کیا ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ ایک سیاہ مرد یا عورت مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا تو وہ فوت ہو گیا، نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو صحابہ کہنے لگے :

وہ فوت ہو گیا ہے، تو رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم نے اس کے متعلق مجھے کیوں نہ
بتایا؟ مجھے اس کی قبر بتاؤ یا فرمایا: اس عورت کی قبر کا بتاؤ، تو رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو اس کی قبر کا بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز
جنازہ پڑھی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (458) صحیح
مسلم حدیث نمبر (956).

مندرجہ بالا دونوں حدیثیں نماز جنازہ
اور اس کی دعائے استغفار کے لیے فوتگی کا اعلان کرنے کے استحباب پر ظاہری دلالت کر
رہی ہیں، بلکہ یہ استحباب پر دلالت کرتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا حق نماز
جنازہ کی ادائیگی اور جنازہ کے ساتھ جانے کے لیے وسیلہ ہے.

اور نماز جنازہ کے علاوہ کسی اور
مصلحت کے لیے فوتگی کے اعلان کے جواز پر مندرجہ ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید، جعفر، اور ابن رواحہ رضی اللہ
تعالی عنہم کی موت کی خبر اس وقت دی جبکہ ان کی موت کی خبر پہنچی نہ تھی، رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جھنڈا زید رضی اللہ تعالی عنہ نے
پکڑا تو وہ شہید ہو گئے، اور پھر جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے پکڑا تو وہ بھی شہید ہو
گئے، اور پھر ابن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے پکڑا تو وہ بھی شہید ہو گئے، اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر جھنڈا اللہ کی تلواروں
میں سے ایک تلوار نے پکڑا تو اللہ تعالی نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4262).

تو اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان تین صحابیوں کی شہادت کا اعلان کیا، اور یہ اعلان ان کی نماز جنازہ
کے لیے نہ تھا، بلکہ مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کی خبر دینا اور جو کچھ ان کے ساتھ
میدان جہاد میں بیت رہا تھا وہ بتانا مقصود تھا.

تو اس بنا پر ہر صحیح مقصد اور غرض
کے لیے فوتگی کا اعلان کرنا جائز ہے، مثلا اس کے لیے دعائے استغفار، یا تحلیل وغیرہ
کے لیے.

دیکھیں: نھایۃ المحتاج (20/3).

اور ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی "
الاستذکار" میں کہتے ہیں:

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ مجالس
میں بیٹھتے اور کہتے کہ تمہارا بھائی فوت ہو گیا ہے اس کے جنازہ میں شرکت کرو.

دیکھیں: الاستذکار (26/3).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات
میں ہے:

"جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو میت کے
اقرباء اور پڑوسیوں کو نماز جنازہ اور اس کے لیے دعا کرنے، اور اس کے جنازہ میں
شریک ہونے کے لیے بلانا اور اعلان کرنا جائز ہے، تا کہ وہ اسے دفن کرنے میں مدد
معاون بنیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو نجاشی رحمہ
اللہ تعالی کے فوت ہونے پر اس کی موت کی خبر دی تا کہ وہ اس کا نماز جنازہ پڑھیں.
انتھی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (402/8).

اور رہا مسئلہ بلند آواز کے ساتھ میت
کی خوبیاں اور صفات ذکر کرتے ہوئے فوتگی کا اعلان کرنا، تو اس اعلان سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا ہے.

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا:

جب میں فوت ہوجاؤں تو میری فوتگی کا
اعلان نہ کرنا، مجھے خدشہ ہے کہ یہ کہیں نعی نہ ہو، کیونکہ میں نے رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (986) حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے
حسن کہا ہے.

ابن ماجۃ کے حاشیہ میں سندی رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

"اہل جاہلیت فوتگی کا اعلان بڑے برے
اور غلط طریقہ سے کیا کرتے تھے، لھذا اس سے نہی بھی اسی پر محمول ہے، اور حذیفہ رضی
اللہ تعالی عنہ کو خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں مطلقا نہیں نہ ہو، اس لیے انہوں نے اس کی
اجازت نہ دی، جو کہ ورع اور تقوی میں سے ہے، وگرنہ موت کی خبر دینے میں جب کوئی
مصلحت ہو مثلا خاص کر نماز جنازہ میں لوگوں کی تعداد زیادہ کرنے کے لیے تو پھر جائز
ہے. انتھی

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح
الباری میں کہتے ہیں :

ہر قسم کی نعی اور فوتگی کا اعلان
ممنوع نہیں ہے، بلکہ وہ نعی اور اعلان ممنوع ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے، کہ لوگوں
کے گھروں کے دروازوں اور بازاروں میں جا کر فوتگی کا اعلان کرتا.

سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

ہمیں ابن علیۃ نے ابن عون رحمہ اللہ
سے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا : کیا وہ نعی یعنی فوتگی کا
اعلان مکروہ سمجھتے تھے ؟

تو انہوں نے جواب دیا : جی ہاں

ابن عون رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :
جب کوئی شخص فوت ہوجاتا تو آدمی سواری پر سوار ہوکر اونچی آواز سے اعلان کرتا، میں فلاں شخص کی موت کا اعلان کرتا ہوں.

اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالی کہتے

ہیں :

میرے علم میں تو کوئی حرج نہیں کہ
شخص اپنے رشتہ دار اور دوست کی موت کا اعلان کرے. انتہی

اور تحفۃ الاحوذی میں ہے :

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ حذیفۃ رضی اللہ
تعالی عنہ نے اس حدیث میں نعی سے مراد لغوی معنی لیا ہے، اور اسے مطلقا نعی پر محمول کیا ہے.

اور ان کے علاوہ دوسرے اہل علم کا کہنا
ہے کہ :

اس حدیث میں نعی اور فوتگی کے اعلان
سے مراد جاہلیت والی نعی ہے

اصمعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب عرب میں کوئی صاحب مرتبہ اور شرف
آدمی فوت ہوجاتا تو گھڑ سوار شخص گھوڑے پر سوار ہوکر لوگوں میں چلتا اور کہتا رہتا : فلاں شخص کی موت کا اعلان، یعنی میں اس کو موت کی خبر کا اعلان کرتا، اور اس کی وفات کو ظاہر کرتا ہوں.

انہوں نے یہ اس لیے کہا ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ انہوں نے نجاشی کی موت کا اعلان کیا، اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ، اور جعفر بن ابو طالب، اور عبد اللہ بن رواحۃ رضی اللہ تعالی عنہم کی شہادت کی خبر دی جب وہ میدان جنگ میں شہید ہوئے تھے.

اور جب سیاہ عورت یا نوجوان جو مسجد
کی صفائی کیا کرتا تھا اس کی موت کا علم ہونے پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا: تم نے مجھے کیوں نہ بتایا.

تو یہ سب کچھ اس بات کی دلالت ہے کہ
صرف فوتگی کا اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ حرام ہے، اگرچہ لغوی لحاظ
سے اس پر نعی کا اطلاق ہوتا ہے، اور ان احادیث کو جمع کرنے کے لیے اہل علم کا کہنا
ہے کہ اس قول میں: ( وہ نعی سے منع کیا کرتے تھے ) نعی سے مراد وہ نعی اور فوتگی کا
اعلان ہے جو دور جاہلیت میں معروف تھا.

ابن العربی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں:

ان سب احادیث سے تین حالات لیے جا
سکتے ہیں:

پہلی حالت:

اہل و عیال اور دوست واحباب اور اہل
علم اور اصلاح پسند لوگوں کو فوتگی کی اطلاع دینا، تو یہ سنت ہے.

دوسری حالت:

فخر کے لیے اجتماع بلانا اور لوگوں
کو جمع کرنا، یہ مکروہ ہے.

تیسری حالت:

کسی اور نوع سے اعلان کرنا، مثلا
نوحہ کرتے ہوئے، تو یہ حرام ہے. انتھی

ماخوذ از تحفۃ الاحوذی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی
المجموع میں کہتے ہیں:

اوراحادیث جس کا تقاضا کرتی ہیں اس
میں صحیح وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے، کہ جسے علم نہ ہو اسے معلوم کروانے کے لیے
فوتگی کا اعلان کرنا مکروہ نہیں، بلکہ اس کا مقصد جنازہ میں زیادہ لوگوں کو شریک
کرنا ہے، اور یہ مستحب ہے.

بلکہ مکروہ تو یہ ہے کہ میت کی محاسن
اور صفات فخریہ طور پر بیان کیے جائیں اور لوگوں کے درمیان ان اشیاء کو ذکر کرتے ہوئے
گھوما جائے، اور یہی وہ نعی ہے جس سے منع کیا گیا ہے جو کہ دور جاہلیت کی نعی اور
فوتگی کے اعلان میں شامل ہوتی ہے.

احادیث صحیحہ سے فوتگی کا اعلان ثابت
ہے، اس لیے اسے ختم کرنا جائز نہیں، بعض آئمہ اور محققین نے یہی جواب دیا. انتہی

اور بغیر کسی فخر اور خوبی کے فوتگی
کے اعلان میں آواز بلند کرنے کے متعلق جمہور اہل علم احناف، شافعی، مالکی، اور حنابلہ
کا مسلک ہے کہ فوتگی کی بلند آواز کے ساتھ اطلاع دینا مکروہ ہے، اس کی دلیل حذیفۃ
رضی اللہ تعالی عنہ کی بیان کردہ سابقہ حدیث ہے.

اور اس لیے کہ میت کی فوتگی کی بلند
آواز کے ساتھ اطلاع دینا صورت کے اعتبار سے دور جاہلیت کی نعی اور فوتگی کے اعلان کے
مشابہ ہوتی ہے، جس کے بارہ میں منع کیا گیا ہے، کیونکہ وہ ایک شخص کو گھروں کے دروازوں
اور بازاروں میں باآواز بلند فوتگی کا اعلان کرنے کے لیے بھیجتے تھے.

دیکھیں: العنایۃ شرح الھدایۃ (3/
267) الخرشی علی مختصر خلیل (139/2) المھذب (132/1) الشرح الکبیر (6/
287).

ابن قدامۃ المقدسی رحمہ اللہ تعالی
مغنیمیں کہتے ہیں:

اور نعی مکروہ ہے، وہ اسطرح کہ لوگوں
میں منادی کرنے والا شخص بھیجا جائے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے، تا کہ اس کے جنازہ
میں لوگ شریک ہو سکیں،

اور بہت سے اہل علم کا کہنا ہے کہ :

اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص
اپنے دوست واحباب اور جاننے والوں کو بغیر بلند آواز کیے فوتگی کی اطلاع کرے.

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے
دوست واحباب کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ وہ تو اہل جاہلیت کی طرح مجلسوں
میں گھوم پھر کر اطلاع دینے کو ناپسند کرتے تھے، کہ میں فلاں شخص کی موت کی اطلاع
دیتا ہوں. انتہی

اور احناف میں سے ایک گروہ کا مسلک ہے
کہ : گلیوں بازاروں میں صرف فوتگی کی اطلاع دینا مکروہ نہیں جبکہ اس میں فخر نہ ہو.

ان کا کہنا ہے کہ : کیونکہ اس میں
نماز جنازہ ادا کرنے والوں اور میت کے لیے استغفار کرنے والوں کی کثرت ہوتی ہے، اور
یہ جاہلیت کی نعی کیطرح نہیں، کیونکہ اہل جاہلیت تو قبائل کی طرف چیخ و پکار اور آہ
بکا اور گریہ زاری اور رونے اور نوحہ کرنے والے کو اطلاع دینے کے لیے بھیجتے تھے.

دیکھیں : فتح القدیر (128/2).

اور جمہور نے اس کا جواب یہ دیا ہے
کہ :

نماز جنازہ اور میت کے لیے استغفار
کرنے والوں کی کثرت تو اس طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے بھی ہو سکی ہے. جس میں
آواز بلند نہ کی جائے.

دیکھیں : فتح الباری (117/3).

اور رہا مسئلہ مسجد کے میناروں پر
فوتگی کا اعلان کرنا تو اس کا جواب سوال نمبر (

41959) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے اس
کا مطالعہ کرلیں.

واللہ اعلم.